

مولانا حذیفہ غلام وستانوی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر طبقہ بشری کیلئے بہترین نمونہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ مسلمان ہی نہیں ساری انسانیت کے ہر طبقہ کیلئے بہترین نمونہ ہے اسی لئے قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اے لوگوں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے ”لکم“ اور ”اسوۃ“ دونوں میں عموم ہے یعنی تم سب کے لئے چاہئے تمہارا تعلق انسانیت کے کسی بھی طبقہ سے کیوں نہ ہو چاہے امیر ہو یا غریب معلم ہو یا متعلم لوجوان ہو یا بوڑھا بچہ ہو یا ادھر عمر شوہر ہو یا باپ فاتح ہو یا مفتوح غالب یا مغلوب بادشاہ ہو یا رعایہ امام ہو یا مقتدی، واعظ ہو یا یتیم۔ بہر حال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر ایک کے لئے ایسا نمونہ ہے کہ جس پر چل کر اللہ کی خوشنودی حاصل ہو سکتی اور انسان داریں کی کامیابیوں سے ہم کنار ہو سکتا ہے۔ جب تک امت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آئیڈل بنائے رکھا، امت کا میابی و کامرانی کی عزت و وجاہت کی منزل کو طے کرتی گئی اور جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اعراض کیا پستی اور تنہزی کی طرف آنے لگی اگر کوئی کہے کہ مسلمان تعلیم اور ٹیکنالوجی نہ حاصل کرنے کی وجہ سے یا مال دولت کی کمی کی وجہ سے قیادت و سیادت سے ہاتھ کھو بیٹھا تو یہ اس کی حماقت اور بے وقوفی ہے اس لئے کہ جن مسلم ممالک نے تعلیم و ٹیکنالوجی حاصل کی وہ بھی آج تک ترقی کو نہیں پہنچ سکے، کیا آپ نے ترکی اور ایران، طیشیا، ترکستان، پاکستان، لیبیا، شام کو نہیں دیکھا کیا انہوں نے ٹیکنالوجی حاصل کر کے دنیا میں اپنا مقام نہیں بنایا، کیا روشن خیالی اور مغربیت کے نعرے نے ترکی کو کسی بھی میدان میں عزت سے ہم کنار کیا؟ اللہ امت کی کمال اتاترک جیسے لوگوں سے حفاظت فرمائے اور کسی بھی اسلامی ملک کو گمراہ رہبروں سے دوچار نہ کرے جو سنت نبویؐ کے خلاف کھلے عام بغاوت کا اعلان کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمادیا: لَا يَصْلِحْ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا بِمَا صَلَحَ بِهِ أَوَّلُهُ اَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَعْنِي اس امت کے آخری دور کے افراد کی فلاح و صلاح اسی چیز سے ہو سکتی ہے جس سے پہلے لوگوں کی ہوئی اور آپ جانتے ہیں کہ صحابہ اور ہمارے اسلاف کو کامیابی سنت نبویؐ پر چل کر ہی ملی کیا ان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے پاس کوئی ٹیکنالوجی تھی؟ نہیں نہیں! وہ پیارے اس زمانے کے صحیح تھیادروں کے صحیح ہادی تھے۔

اس زمانہ کی سپر پاور قیصر و کسریٰ کی مسلح فوجوں کو بھی شکست و ہزیمت سے دوچار کر دیتی تھی۔ ذرا ہمارے صحابہ اور اسلاف کی تاریخ کی ورق گردانی کر کے دیکھ لو معلوم ہو جائے گا کہ ان کی کامیابی کا راز سنت نبوی کے علاوہ اور اسوۂ نبوی علی صاحبہا الف الف تحیۃ و سلام کے علاوہ کوئی چیز نہیں؟ لہذا ہم یہاں پر صرف ہر طبقہ کے افراد کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مراحل کی نشاندہی کرنا چاہیں گے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کون حصہ کس طبقہ بشری کے لئے مشعل راہ ہے۔ تو آئیے میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو مرحلہ وار معلوم کر کے آج ہی اس پر عمل پیرا ہونے کا پختہ عزم کریں۔ اللہ رب العزت ہم مسلمانوں کو تمام گمراہ لوگوں کی پیروی سے نکال کر نبی آخر الزماں علی صاحبہا الف الف تحیۃ و سلام کی اتباع کرنے کی حتی الامکان توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

پیرے نبی کی زندگی کا نقشہ (۱) اے مسلمان اگر صاحب ثروت اور مالدار ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ جس میں آپ نے بعثت سے پہلے جازا اور شام کے درمیان تجارت کی اور اسی طرح ان ایام کا بھی مطالعہ کر جس میں آپ بحرین کے خزانہ کے مالک بن گئے۔ اسی لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت میں نہ کسی کو دھوکہ دیا، نہ کسی سے جھوٹ کلام کیا اور حرام کمائی کے قریب بھی گئے اور نہ کبھی وعدہ شکنی کی اور نہ کبھی شریک کے ساتھ خیانت کی گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر مسلمان تاجر اور مالدار کے لیے قابل تقلید ہے۔

(۲) اور اگر اے مسلمان تو تہی دست و تہی دامن ہے تو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ان ایام کا مطالعہ کر جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعب ابی طالب میں محصور کر دیئے گئے تھے اور ان ایام کا بھی مطالعہ کریں جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ آ کر گزارے۔ ایسے سخت حالات آئے کہ کبھی فاقہ کی نوبت تک آجاتی مگر پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے سامنے ہاتھ دراز نہ فرماتے تھے بلکہ مبر و تحمل سے کام لیتے تھے، لہذا غریبوں کے لئے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قابل تقلید ہے۔

(۳) اور اگر اے مسلمان تو بادشاہ ہے نبی کریم صلی اللہ کی زندگی کے ان ایام کا مطالعہ کر جس میں آپ پورے جزیرہ العرب پر قابض ہو گئے مگر آپ نے کبھی بھی کسی پر ظلم نہیں کیا، نہ کسی سے مال ظلمایا اور نہ کسی کو ظلماً قتل کیا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے شمار اپنے جانی دشمنوں کو معاف کر دیا، صرف معاف ہی نہیں کیا ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیا۔

(۴) اور اے مسلمان اگر تو کسی ملک میں رعایہ کی حیثیت سے آباد ہے تو مطالعہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایام کا جس کو آپ نے مکہ میں گزارے نہ کبھی چوری ڈکیتی کی، نہ کسی کو ستایا، بلکہ ظالموں کے ظلم پر مبر کرتے رہے اور یتیموں، مسکینوں اور ضعیفوں کی نصرت کرتے رہے۔ اسی لئے تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا تھا: واللہ لا یخذلک اللہ ابدالاً۔ اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہ کرے گا کہہ دیں کہ آپ مسلمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں، یتیم و

غریبوں کی مدد کرتے ہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعثت سے پہلے بھی لوگ صادق الامین کہتے تھے معلوم ہو رہا ہے کہ لے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم قابل تہلیل ہیں۔

(۵) اور مسلمان اگر کوفاتح ہے تو مطالعہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایام کا جب آپ نے مکہ کو فتح کیا اور جانی دشمنوں کے بارے میں بھی اعلان کر دیا: لا تشریب علیکم الیوم۔ اے اہل مکہ آج تم پہ کوئی زیادتی نہ ہوگی۔ معلوم ہوا کوفاتح کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ ہے، نہ کہ امیر مکہ اور روس، نہ برطانیہ۔

(۶) اور اے مسلمان اگر تو کھلتے خوردہ (اللہ تیرے لئے کبھی بھی شکست مقدر نہ کرے)، تب بھی مطالعہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ان ایام کا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم احد میں ابتداء شکست سے دوچار ہوئے مگر کوئی آہ و ایلانا نہ کیا۔

(۷) اے مسلمان اگر تو معلم اور استاد ہے تب بھی حضور کی زندگی ان ایام کا مطالعہ کر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بیت ارقم ابن ارقمہ میں اور مدینہ آنے کے بعد مسجد نبوی اور صفہ میں صحابہ کو دین سکھاتے تھے کتنا عمدہ اسلوب تھا نبی کی تعلیم دینے کا کہ ایک بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ ہر ایک سمجھ میں آجائے سوال کرنے والے کے سوال کا مقتضی حال کے مطابق جواب دیتے تھے۔ نہ خفا ہوتے تھے اور نہ ناراض ہوتے تھے۔

(۹) اور اے مسلمان اگر تو طالب علم ہے تو مطالعہ کر ان ایام کا جب کے وحی لے کر جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تو آپ پوری توجہ اور رغبت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے نہ کبھی ان کی گستاخی کرتے اور نہ ان کے سامنے بے ادبی سے کام لیتے بلکہ تواضع اور اکساری کے ساتھ کام لیتے تھے۔

(۱۰) اور اے مسلمان اگر تو واعظ ہے تو مطالعہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ان کے ایام کا جب مدینہ میں صحابہ کو کبھی درخت کے پاس کھڑے ہو کر، کبھی مسجد کے منبر پر بیٹھ کر فصیح و بلیغ الفاظ میں وعظ دیتے نہ بہت طویل وعظ دیتے اور نہ بہت قصیر، بلکہ درمیانہ روی اختیار کرتے اور احوال کو دیکھ کر وعظ دیتے، یہاں تک کہ مجلس ایسی متاثر ہوتی کہ رونے لگتی۔

(۱۱) اور اگر اے مسلمان تو یتیم ہے تو مطالعہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین بچپن میں رحلت فرما چکے تھے۔ پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنا عمدہ بسر کیا۔

(۱۲) اور اگر تو صغیر السن ہے تو مطالعہ کر ان ایام زندگی کا جن کو آپ نے حلیمہ سعدیہ کے گھر پر گزارے کہ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ چراگاہ جاتے تھے اور کبھی آوارہ اور اوباش لڑکوں کے ساتھ وقت نہیں گزارتے تھے۔

(۱۳) اگر تو جوان ہے تو مطالعہ کر آپ ان ایام شباب کا جسکو آپ ﷺ نے مکہ والوں کی بکریاں چرا کر گزارے، نہ کبھی کسی گانے کی محفل میں گئے اور نہ کبھی کسی بری حرکت کا ارتکاب کیا، بلکہ شریف اور صادق و امین (بقیہ صفحہ ۴۳ پر)